© rasailojaraid.com

تبصرہ کتب

یورپ میں مسلمانوں کی حیثیت اور کردار

تبصرہ نگار: آصف حسین

تلخیص: راشد بخاری

نام کتاب: نیو یورپ میں مسلم آبادیاں

Muslim Communities in the New Europe, Editors: G. Nonneman, T. Niblock & B. Szajkowski, Garnet Publishing, Reading; 1997', pp. 346, 35.

اس کتاب میں مشرقی یورپ کے ممالک (مثلاً مقدونیا، بوسنیا، بلغاریہ، البانیہ اور یونان) اور مغربی یورپ کے ممالک (مثلاً برطانیہ، بلجیم، نیدرلینڈ، فرانس، جرمنی، سویڈن، سپین اور اٹلی) میں مسلمانوں کی حیثیت وکردار کا جائزہ لیا گیا ہے۔

مشرقی یورپ میں اسلام کیمونزم کے خاتمے کے بعد مسئلہ بنا جبکہ مغربی یورپ میں اسے ہمیشہ سے ہی مسئلہ سمجھا جاتا رہا ہے۔ نونمین کا مشاہدہ درست نظر آتا ہے کہ مغربی یورپ میں کچھ مسلمانوں نے خود سے روا رکھے گئے امتیازی سلوک اور ثقافتی اختلافات کی بنا پر پیدا شدہ حساسیت کی وجہ سے مشرق وسطیٰ کے مسلمانوں کے تصورات اور مقاصد سے خود کو ہم آہنگ کیا ہے۔، مثلاً ایرانی انقلاب سے متاثر ہونا۔ میزبان معاشروں میں عوامی رائے کی اکثریت نے ایسے رویوں پر ردِعمل کا اظہار کیا ہے۔ اور وہ اپنے وسط میں تنگ نظر مسلمان آبادیوں کے انتہاپسند تصور اسلام کو خطرہ سمجھتے ہیں۔ یہ ایک تشویش انگیز رجحان ہے جس میں کمی کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ چنانچہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر یورپ میں مسلمان مشرقِ وسطیٰ کی اسلامی تحریکوں سے یگانگت کا اظہار کریں تو کیا انہیں مغربی ممالک میں زیادہ نشانہ بنایا جائے گا؟

---

*Reviewed by Asif Hussain, broadcasted on BICNEWS 24 March 1998.
http: // www. iol. ie/- - affifi/ BIC /Books/ books 14. htm

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسلمانوں کے لیے یہ فطری بات ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ میں مسلمانوں کے مسائل پر تشویش کا اظہار کریں۔ ایسے مسائل جن کا باعث بھی عموماً مغربی ممالک کی حکومتیں اور ان کے اتحادی یعنی مشرق وسطیٰ میں سیکولر آمریت ہوتی ہے۔

چنانچہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسی کتابوں کے ساتھ ساتھ ایسے مطالعات بھی سامنے آئیں جن میں مغربی اثرات اور اقدامات کا بھی تجزیہ کیا گیا ہو کہ وہ اس سلسلے میں کہاں تک قصوروار ہیں؟ مثلاً رشدی کی کتاب پر پابندی سے تو مغرب میں ہیجان پیدا ہوا لیکن شاہی خاندان کے بارے میں کیٹی کیلی کی کتاب پر لگائی جانے والی پابندی پر کوئی شور شرابہ نہیں کیا گیا۔ فرانس میں خواتین کے سر ڈھانپنے (سکارف) کو تو ایک مسئلہ بنا لیا جاتا ہے لیکن کیا یہ فرد کے ''انسانی حقوق'' میں شامل نہیں ہے کہ وہ اپنے عقیدے کا انتخاب کر سکے اور اپنی پسند کا لباس پہن سکے؟

> میزبان مغربی معاشرے اپنے وسط میں تنگ نظر مسلمان آبادیوں کے انتہا پسند تصورِ اسلام کو خطرہ سمجھتے ہیں۔ یہ ایک تشویش انگیز رجحان ہے جس میں کمی کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔

دوسرے لفظوں میں مغرب میں کسی بھی ایسے مباحثے یا مطالعے میں، جس میں اسلام کو بطور ''مسئلہ'' زیر بحث لایا گیا ہو، مغرب کی ذمہ داریوں، اثرات اور ان کے نتائج پر بھی بات ہونی چاہیے۔ زیر نظر کتاب میں مدیران نے درحقیقت مسلمانوں کو مغرب کا آئینہ دکھایا ہے جس میں وہ اپنی صورت دیکھ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر بلجیم اور نیدرلینڈ پر مضمون میں ''درآمد شدہ اسلام'' کی مثالوں کے ذریعے مسلمانوں کے رویوں کی مختلف شکلوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ برطانیہ پر مضمون میں دیکھا گیا ہے کہ مسلمان ''عوامی دائرے'' میں کیسے اتنے نمایاں ہو گئے ہیں اور انہیں عوامی زندگی میں مصروف کرنے کے لیے کیا کرنے کی ضرورت ہے؟

نومین نے اپنے ابتدائیے میں کئی سوال اٹھائے ہیں مثلاً مغربی اور مشرقی یورپ میں مسلمانوں کی صورت حال کا موازنہ کیسے کیا جا سکتا ہے؟ مغربی اور مشرقی یورپ میں مسلمان کیسے مسلمان ہیں؟ دیگر یورپیوں کے ساتھ مسلمانوں کے تعلقات میں مذہبی عناصر (چہ جائیکہ نسلی اور لسانی عناصر) کیا اہمیت رکھتے ہیں؟ تاریخی تجربات کی روشنی میں اختلافات کا کیا کردار ہے یا رہا ہے؟

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مضامین میں مندرجہ بالا سوالات کے حوالے سے ان کے اپنے نقطہ نظر کے مطابق انصاف کیا گیا ہے۔ لیکن یہ سوال کہ خود یورپ کی اسلامی پالیسی اسلام کے بارے میں کیا ہے؟ ابھی تک جواب طلب ہے۔

© rasailojaraid.com